

# اقبال نقوش

# اقب نقوش



## اقبال عہد آفریں شاعر ہے

ساکنانِ مشرق بالعموم اور خطۂ پاکستان کے باسی خصوصاً اقبال کی فکر اور اظہار کو سرمایۂ افتخار تسلیم کرتے ہیں۔

"اس دیدہ بینائے قوم کو ہم اپنے طور پر یہی کچھ خراج تحسین پیش کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ہماری کوشش کو پسند فرمائیں گے!"

صادقین ہمارے عہد کا ایک ممتاز مصوّر و خطاط ہے اس نے اقبال کو قلم اور موقام کے جس کمال سے مصوّر کیا ہے وہ یقیناً بے مثال ہے۔

عبدالجبار خان

صدر

حبیب بینک لمیٹڈ



سُودِ رِفْتِه بَاز آید کُنْهائِ  
نَسَمِ از حِجَاز آید کُنْهائِ  
سَرا مُدِ رُوزِ گَازِ آید فِی  
دِکِ رِوَانِائِ رَازِ آید کُنْهائِ





دگر دانا را آید که ناید



میری نوائے شوق سے شورِ سیم ذات میں  
 غلغلہ ہائے الاماں بُت کدہ صفات میں  
 تو نے یہ کیا غضب کیا مجھ کو بھی فاش کر دیا  
 میں ہی تو ایک راز تھا سینہ کائنات میں



جوانوں کو مری آہِ سحر دے  
 پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے  
 خدا یا آرزو میسر ہی ہے  
 مرا نور بصیرت عام کر دے



عطا اسلاف کا جذبِ دُروں کر  
 شریکِ زُمرۃِ لایحِ زنوں کر  
 حسرت کی گتھیاں سلجھا چکا میں  
 مرے مولا مجھے صاحبِ جنوں کر



یارِ بے یہ جہانِ گذراں خوب ہے لیکن  
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنرمند  
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش  
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند



وہ حرفِ راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں  
خدا مجھے نفسِ جبِ سبیل دے تو کہوں  
ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا  
وہ خود فراموشیِ افلاک میں ہے خوار و زبوں

گزشتہ



کمال الکفرین رکوع فلک رکوع فضا رکوع  
مشرق سے اُٹھ کر تیرے سحر کو نور رکوع  
اُس جلوہ کے لیے کہ کوئی رشتہ چھوڑ رکوع  
ہم حیران ہی تھے ہم رکوع حفا رکوع  
تیرے چہرے پر نور رکوع





کہول آنکہ ازیں دیکھ، فلک دیکھ، قضا دیکھ  
مشرق سے اُٹھتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ



کارنہ



حکایت از آن که در میان  
 خرق و فریب و کجاست  
 نه جلال و اشتیاق و کجاست  
 نه سال و کجاست و کجاست



فصل اول در بیان کلیات علم الکیمیا  
 و بیان اقسام آن و بیان اقسام  
 و بیان اقسام آن و بیان اقسام  
 و بیان اقسام آن و بیان اقسام



چگونه می توانست ملت به پیاده  
که از آن برای ایشان است  
سپید و پیر و قزاق که از آن  
لیا جان و آنجند که از آن



آتش از پیکر سلیمان گشتی  
 آسمان از پیکر عیسی  
 تورات از پیکر موسی  
 زهری از پیکر آدم گشتی



ہر وہ واجبہ کا مخا ہے قلندر  
ایام کامر کی نہیں، اگر ہے قلندر





— ہمارے لئے سے پیہم درویشی و فقر  
جہاں ہے چارہ ہر طرف تو بوجھاؤ ہو

ہر قسمِ اسیر کا سہارا ہے اللہ  
یا اے مگر یہ نہیں رکھے اللہ



یادداشت

در کتابخانه  
که یہ کتابت سے بانی تمام تفسیر  
مجموعہ  
مکتبہ



قلبت در آتش بگشت بر آتش جهان  
 به آتش این جهان میبرد بهشتی  
 شکر میبرد که شکر این است  
 قبول می‌دهد که لطف در شکر می‌دهد



کل ساعی دریا پہاڑ سے تھیں  
 لورڈ مڈرا ہے ستم ان شرک کا تریاق  
 کا شرک کی پہچان کہ آفاق میں گم ہے  
 مومن کی پہچان کہ گم اس میں ہر آن



ہر گز نہ ہوں کہ میں شاکہ کی آفت  
 گفتہ ام کہ راویں ہند کی آفت  
 کتابی و نقالی و شہد و حقیت  
 چہ چارہ تا تو ہوں تو ہوتا ہے مسلمان

بہاؤ اللہ کے لئے دنیا سے تعلق نہ رہے  
میرے دل کے فیصلے ہیں یہاں سے تعلق نہ رہے  
بے حالی میں تیری حالت گاہوں کا  
کر رہا ہے سنگسار کیا ہے میرا تعلق نہ رہے  
گھر کا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا  
پھر وہاں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا



ایسی کھولا نگاہ ترا آسمان سجھائے  
 اے جو کل کے کل کو انجان سجھائے



لے چھکائی سے تری لہٹا نگہ بھوکہ طلسم  
 اک طرفے نیکو کو آسمان سجھائے

میں ہر لمحہ اس کے ساتھ رہتا ہوں  
 (میر تقی میر)

کاروانی کے حروف و اشیاء  
 ہر وہما و بشری الہی عبادت سجھائے

الراؤ کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر  
 پر خیر و شر ہر وقت کے مقتدر کا شاہ  
 دیں ہاتھ سے ہے کرگاہ آزاد پر ملت  
 ہے ایسی تہذیب میں مسلمان کھنڈ



فشیان که از جسد بیرون  
 این زمین و آسمان و بیابان  
 گشتند از این جسد بیرون  
 نمی توان از این جسد بیرون

خسرو بخاک اگر دل کی گئے  
 جہاں پر کسین ہے لیر لا الہ سے  
 قتل آگے گزشت مقام رعبی  
 اگر تھیں اس سر خط اور ہوا سے



نشان کی ہے نہ لے میں نہ لے وہاں  
کہ چرخ و شام لہی میں اُن کی لہت بریں  
کمالِ صدفِ مرزنگہ رنگِ اُنک  
مُحافِ کرنی ہے نہ لے اُنک

ایسی کوئی دُنیا نہیں افلاک کے نیچے  
 بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم کے  
 ہر لحظہ نیا طور، نئی برقِ بجلی  
 الشکر ہے محفلِ شوقِ نہ ہو طے



سبحان اللہ وکی پروردگار کائنات  
تو کائنات پروردگار ہے اللہ عزوجل  
ابھی کہ ایک بشارت ہے مال دنیا  
چھوٹی لکیر ہے یہ دلوں کو آئینہ ہو کر

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزارِ مستی میں

تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرشکی شوکرے

ای میں دیکھ نصفِ کمالِ زندگی ترا  
جو تجھ کو رشیدانِ کمال کی آئینہ رکھے





بدل کے نہیں پیر آئے ہیں ہر زمانہ ہیں  
 اگرچہ چہرے آدم ہوں ہیں لات رحمت  
 یہ ایک سجدہ سے تو گراں بخت ہے  
 ہزار ہجرت سے زیادہ آری کوشت

کر پہلے مجھ کو زندگی بچا اور اس عطیہ  
 پھر ذوق و شوق دیکھ دل بے تار کا  
 کاٹھا وہ دے کہ جس کی کھٹک لالہ الہ  
 یارب وہ درد جس کی کھٹک لالہ الہ



تجھ کیوں فکر ہے اے گلِ اداں صبرِ چاکِ پُبل کی  
 تو اپنے پیر بن کے چاکِ تری پہ رُو کر لے  
 اگر منظور ہو تجھ کو رُخسازِ نا آشنایا  
 جہاں رنگِ دُلو سے پہلے طبعِ آرزو کر لے

خود کے پاس ٹیمپ کے سوائچ اور اس  
 تر اعلیٰ سطح کے سوائچ اور  
 ہر اک مقام سے آگے مقام ہے برا  
 جاب فوکل سلیک کے سوائچ اور



مقامات و مشاعر و غیره  
که در این کتاب مذکور است  
در این کتاب مذکور است  
که در این کتاب مذکور است  
که در این کتاب مذکور است  
که در این کتاب مذکور است  
که در این کتاب مذکور است





اک زندہ حقیقت ہے جسے ہم نے سمجھ  
 کیا ہے کہ وہ سب کی آگاہی ہے  
 سب پر زن ہے جسے ہم نے سمجھ  
 نسوانیتِ زن کا نگہاں ہے فقط مرد

کتابچه حکیم ابی  
نعمان بن ابی  
کیانی حیات  
سید بن ابی



اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کر سکتی ہے  
 جس پر ہی محشر دریں مردانِ نرزدستند  
 کیا پتہ ہے آتشِ رقیبتیں زیادہ  
 آزادی نسواں کہ زمرّد کا گلو بند؟

فکر زن کا نہیں ہے کچھ اس سرا میں  
گواہ اس کی سرا ہے میں سرا میں  
فساد کا ہے سرا کی معاشرت میں ظہور  
کہ سرا ہے سرا کے چارہ زن سرا میں



بدر خلدیہ دارالاحیاء  
نظام حق و باطل و حق و باطل  
انوار کبریاں کہ در لیلۂ کائنات  
خاکہ حق و باطل و حق و باطل  
حق و باطل و حق و باطل  
حیات و فنا و حیات و فنا

ہو حلقہ یاران لوہریشم کی طرح  
رزم حق و باطل ہو تو فواد بے ہوش



مصافحہ زندگی میں ستر فوادیڈاکر  
شیشاں محبت میں کر و پیر نیاں ہو جا



یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ میں  
قاری نظر انام حقیقت میں ہے کہ آن  
جس سے جگر لالہ میں تھنڈک ہو گئی  
دریں گردن میں سب کی جانیں طمان

نہ مومن ہے نہ مومن کی امیہری  
 رہا صوفی گئی روشن ضمیری  
 خدا سے پھر وہی قلب و نظر بانگ  
 نہیں ممکن امیہری بے تقیری



ہوس نے کر دیا ہے شکر سے لڑنے لگا  
 اُٹھتے کا یہاں ہو جا جنت کی لڑائی  
 سواشبہ بزرگ میں سیرت الہیہ پر  
 شبستانِ جنت میں رہا ہوا

یہی مقصودِ فطرت ہے کہ ہر مسلمان  
 اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی  
 گستاخ آوارہ ہستی میں یقین مردِ مسلمان  
 پیاباں کی شبِ تاریک میں تسخیرِ زمین



کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے دور انداز؟  
 نگاہ مریضوں سے بیکار حال میں مریض  
 یقیناً حکم ہر سال ہم بیت لاکھوں  
 جہاز مگنی بی بی ہر سال لاکھوں

دلیو بندہ پھر کی تباریہ کرے  
نہیجہ پھر سے آزار کا پتہ نہ ہو  
رہے وہاں کہیں سے پھر کا نام  
جس کے سرور سے پھر سے عزت ہو  
اگر اس کو کو گنہگار ہے  
اگر اس کو گنہگار ہے



د افغانستان جمهوریت د قبايلو  
تو جمعيت په آزادي کی پروښلم پری



اس راز کو اک مرد فرنگی نے کیا غاش  
 ہر چہ پند کہ وانا اسے کھولا نہیں کرتے  
 جہو ریت اک طرز حکمت سے کہ جس میں  
 بندوں کو گنا کرتے ہیں تو لائیں کرتے



ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے؟ پوری لباس  
 جیٹ ڈرام برا ہے خود شناس و خونگر  
 تو نے کیا دیکھا نہیں مشرب کا تمہاری نظام؟  
 چہرہ روشن، اندرون چنگیز ستار کے

حلالِ بادشاہی ہو کہ جہنمی تماشا ہو  
 جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جائیے جنگیزی  
 زمامِ کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو چکرسیا  
 طسرت کوہ کن میں بھی وہی حیلے ہیں پر مری

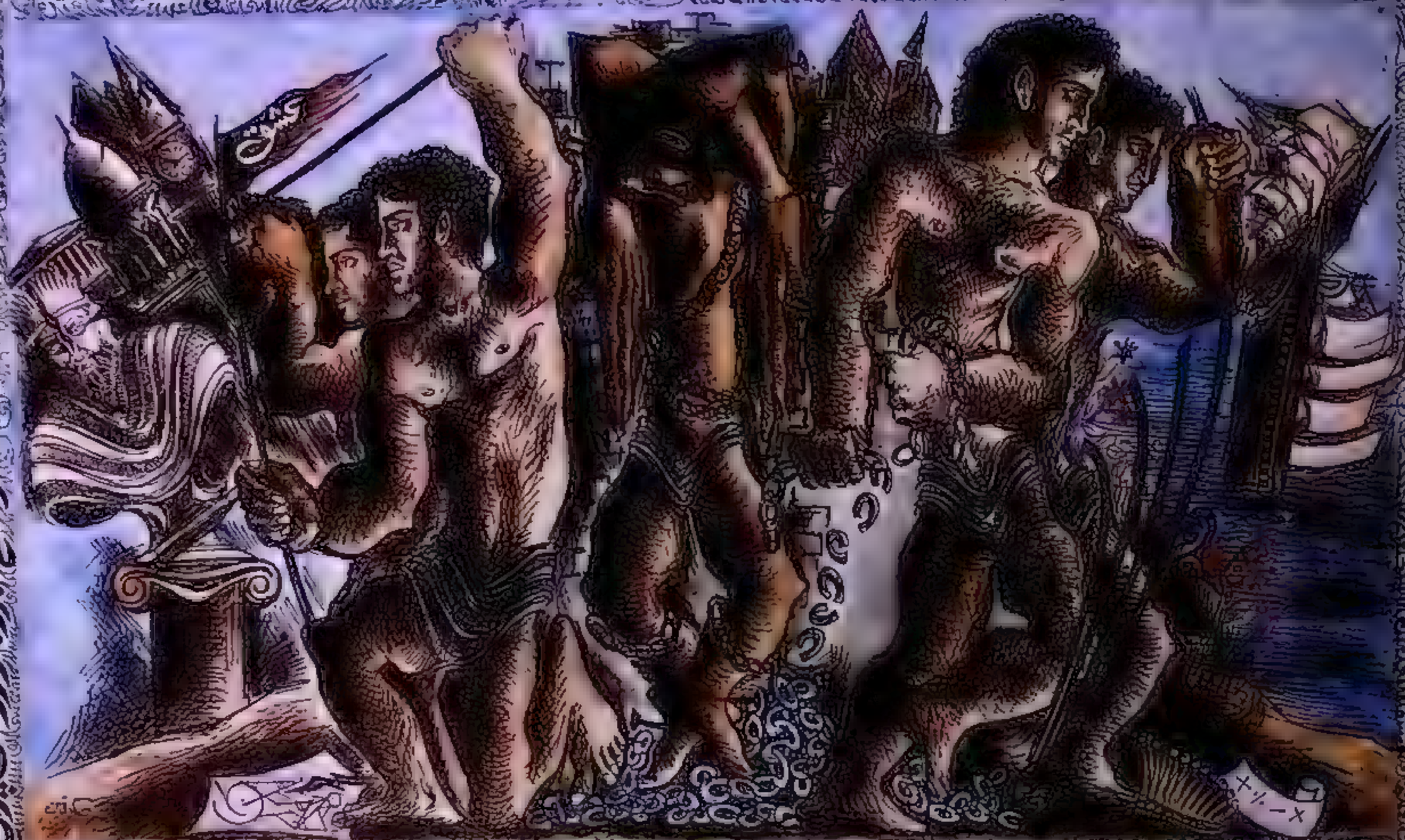


اُس کی تقدیر میں شکاری و غلیب  
 تو ہو کر رہی اپنی غوری سے انصاف  
 فطرتِ اراو سے اعراض بھی کرتی ہے  
 کبھی کہتی ہیں اہلِ کمال کو آسمان

کریم و جلیل  
مستحق جبر و محکوم قہر و کالیہ  
قرعہ قرآنیت جمالہ چار سہ و زنگ و لو  
غریب پیغمبر و جلیل آخرت و یار  
حائز کرامت و کمال درویش و آئینہ رو



گرم ہو جانے کے کوم قوموں کا لہو  
تھر تھرا نا جہان چکا سو رنگ و بلو



خزینہ پیم سے ہو جانے آخر پائش  
حاکمیت یکیں دل وائیں

گرم ہو جانے کے کوم قوموں کا لہو  
تھر تھرا نا جہان چکا سو رنگ و بلو

گرم ہو جانے کے کوم قوموں کا لہو  
تھر تھرا نا جہان چکا سو رنگ و بلو

بطریقہ کے مقاصد کی کرتا ہے نگاہیں  
 بہت صحت رانی یا مرز کھڑے  
 خدوئیں میں کھڑے پیدا ہوتا ہے حریفان  
 تلوار بے تیز میں جھیلے مسلمان



جہاں تازہ کی انکار تازہ سے ہے شور  
 کہ سنگ و شکر سے پڑے بہیں جہاں پیدا  
 وہی زمانے کی گردش ہے غالب آملے  
 جو ہر نفس سے کرے عمرِ عارِ راں پیدا

حسن سے دل کر یا مستلاطم نہیں ہوتا  
 اے قطرۂ نایساں وہ صرف کیا ہو گہر کیا  
 بے مچھڑ ہوتا میرا بھرتی نہیں تو میں  
 جو خیر سب کی نہیں کہتا وہ نہیں کیا

محکمہ ہے پرگانہ احتلاص و مرز  
 ہر چند کہ منطق کی دلیلوں میں ہر چالاک  
 ممکن نہیں محکمہ کو ہوا آزاد کا ہم دوش  
 وہ چندہ اٹلا کے وہ خواجہ اٹلاک



علم اور حکمت و مہارت سے نوازا گیا ہے  
وہ جو لفظ سے صحیح و دل سے جگمگا رہا ہے



مَکَالِ آبِ وَخَاکِ بِاِسْرِ قَیَّامِ تَوَکِّیْنِ



و شایبہ و اسرار و علم و کرامت و کبریا  
 اسی کی طرف ہے توجہ اس کی اور اس کی  
 اس کی اور اس کی اور اس کی اور اس کی  
 شاہد و شہید و شہداء و شہداء و شہداء

اسی کشاکش میں گزری مری زندگی کی راتیں  
 کبھی سوئے سنا زروں کی بجی تینے قلاب رازی  
 وہ قریب بخیر و خوشی ہیں کہ چاہو کر گسراں  
 اسے کیا شب کہ کیا ہے رند و رستم شاہ بازو



اگرچه در روزی آنکه تهنیت می‌فرمودند  
 به پدر و مادر و بزرگان و اعیان  
 آن که در آن روز عالم را می‌فرمودند  
 که در آن روز عالم را می‌فرمودند

تقریبا دنیا پرست است که هر چه در دستان  
 می آید آنرا می ستاید و ستایش می کند  
 تقریبا دنیا پرست است که هر چه در دستان  
 می آید آنرا می ستاید و ستایش می کند



جو کہ اس وقت تک کہ وہیں ہے  
 اپنے اللہ کی رضا میں مستعد  
 جس نے خود بخود ہی شعا قوں کو پیدا  
 نہرگی کی شیبہ اور کدے عسکریہ

آہ پر ورام امیر حسن  
ضم بھی ہو کہ کچھ کلمہ کلمہ  
عکس لکھی لکھی آدھ توڑتے پڑتے  
خار و ساری تمام بیکار مینا



وہاں سے اس وقت فرار ہوا تھا کہ اس وقت تک کہ اس کا جسم اس کا

میں سے اس وقت تک کہ اس کا جسم اس کا

میں سے اس وقت تک کہ اس کا جسم اس کا



کیونکہ یہی ہے کہ اس کا جسم اس کا



خبر آرا بر شیداں کی تیر خیل و بخت  
 بہاں کرنے کی پانچویں دہائی جیسے کہ  
 پانچواں لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ  
 سکھانے کے لئے لکھنؤ کی لکھنؤ

بھی آواز دے گا اس کی شہن  
 بھی مشا و شہان اور خیراں بھی  
 بھی میٹاں ہیں آواز کے پانی  
 بھی غزلان آواز کے رساں ہیں

ترے ہی نام ہے کیا ہے  
 تمام گزشتہ محفل نہیں ہے  
 گلدستہ محفل سے آگے کیونکہ  
 چرخہ نام ہے تیرا ہی ہے



ہر خاکی زندگی پر حکومت ہے تیری  
 یا ہر نہیں کچھ عقل خدا کی اراد سے  
 عالم ہے غلام اس کے ہلال ازل کا  
 اک نل ہے کہ ہر خط الجھٹلے سے

نہاں ہے اس کے جہاں کو  
اس کے سفر کے امنی اور جہاں







عجب مزا ہے مجھے لڑتے ہوئے  
وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ میں ہوں  
سہل ملے یہ میرا جہ منظر ہے  
کہ عالم بشریت کی زندگی ہے گردن

قورہ اور شوق ہے مستطال و کربال  
 لعلی و شمعیں ہر لعل و کربال  
 آہ آہ آہ و آہ و آہ و آہ و آہ  
 سنا علی ہے خط و قلم و کربال

عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں  
 نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں  
 نہ ہو تو امید تو میدی زوالِ علم و عیساں ہے  
 اُمیدِ مردِ مومن ہے حُرّاکے رازِ دانوں میں



نہ توڑیں کہ لئے نہ آسمان کے لئے  
 جہاں پر تھر لئے تو نہیں جہاں کے لئے  
 نشانِ اہ و کلا آئے جو سداں کو  
 تڑپ گئے ہیں کسی مردِ اداں کے لئے

اُس قوم کو شیر کی حاجت نہیں رہی  
 بوجہ جس کے جوانوں کی خودی ضرورتِ نرلاز  
 ناچسپِ جہاں نہ درپردہاں تیرے آگے  
 وہ عالم مجبور ہے لوطِ عالمِ آزادا



## حبیب بینک - بہتر خدمت میں پیش پیش

حبیب بینک لمیٹڈ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت کی تشکیل کے لئے تاریخی قرارداد پاکستان کی منظوری کے تقریباً ایک سال بعد ۱۹۴۱ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کی تاسیس بانی و معمار پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی نیک تمناؤں اور خواہشات کے ساتھ عمل میں آئی جس کا مقصد برصغیر کے مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا تھا۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر و اعزاز ہے کہ نہ صرف قائد اعظم نے حبیب بینک کی بمبئی برانچ میں اپنا اکاؤنٹ کھول کر اس پر اپنے یقین و اعتماد کا اظہار کیا بلکہ قائد ملت لیاقت علی خان نے بھی ان الفاظ میں حبیب بینک کی خدمات کی ستائش کی ”میں حبیب بینک لمیٹڈ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ امت مسلمہ کی صنعتی اور تجارتی زندگی میں آئندہ بھی ایک اہم اور مفید کردار انجام دیتا رہے گا“

حبیب بینک جس اعتماد اور لگن کے جذبے کے ساتھ معرض وجود میں آیا تھا اس جذبے کا اظہار اُس وقت زیادہ موثر طریقے سے ہوا جب ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی اور نوزائیدہ مملکت پاکستان کو سنگین مالی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا جب خورشید آزادی طلوع ہوا تو کثیر تعداد میں متمول اور دولت مند غیر مسلم پاکستان سے چلے گئے نتیجتاً بنکوں کی ۴۳۱ شاخوں میں سے ۴۲۶ بند ہو گئیں اور اس طرح پاکستان میں بینکاری کا نظام تقریباً مفجوع ہو چکا تھا۔ ایسے نازک موقع پر صرف حبیب بینک ہی تھا جس نے متعدد دشواریوں کے باوجود ملک کو اس کے مالی مشکلات کے بھنور سے باہر نکالنے میں پیشقدمی کی اور اس نوزائیدہ مملکت کی معیشت کی بحالی کے لئے کئی اقدامات کئے۔

حبیب بینک نے قومی تعمیر سے متعلق سرگرمیوں میں جہاں حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کیا وہاں یہ اپنے کھاتہ داروں کو مستعدی کے ساتھ بہتر خدمات انجام دینے کے سلسلے میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔ اسے پاکستان میں نظام بینکاری کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں بھی اولیت حاصل ہے۔ اس نے پاکستان میں مشینی طریقہ بینکاری رائج کیا اور بعد ازاں کمپیوٹروں سے استفادہ کر کے خود کار بینکاری کے دور میں داخل ہونے میں بھی سبقت لے گیا۔ حبیب بینک اب تک ۳۰ نئی اسکیمیں رائج کر چکا ہے جن میں سے اکثر اسکیمیں ملک میں انتہائی کامیاب ثابت ہوئیں اور بعض کو تو بین الاقوامی سطح پر بھی بہت سراہا گیا جس کے باعث وہ توجہ کا مرکز بن گئیں۔ انعامی سیونگ اسکیم اس قدر کامیاب ثابت ہوئی کہ ۱۹۷۵ء میں اس پر بینک کو امریکن گولڈ کوائن ایوارڈ دیا گیا جو کہ پاکستان کے کسی بھی بینک کے لئے ایک منفرد اعزاز ہے۔

حبیب بینک کو اس بات کا بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ایسے بہترین صلاحیتوں کے حامل بینکاروں کو پروان چڑھایا جن کی بین الاقوامی سطح پر ہمیشہ مانگ رہی۔ جنوری ۱۹۷۴ء میں بینکوں کو قومیاٹے جانے کے بعد حبیب بینک نے اقتصادی نظام کے تحت بینکنگ کے مقاصد اور اس کے مرکزی فلسفے کو بھرپور طریقے سے لٹیکہ کرتے ہوئے سرگرم عمل ہو گیا۔ اس طرح وہ اقتصادی ترقی کی بنیاد کو وسیع تر کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوا اور اس نے معاشرے کے تمام طبقوں کے لئے اور معیشت کے ہر شعبے سے متعلق قرضے اور سرمایہ کاری کی ضروریات کی بامقصد اور مساویانہ حیثیت اہاگر کر کے ایک بہتر اور متوازن معاشرے کی تشکیل میں مدد دی۔ بینک نے خاص طور پر ایسی پالیسیاں مرتب کیں اور پھران پر



عمل درآمد بھی کیا جو صنعت و تجارت اور کھیتی باڑی سے متعلق کارآمد ثابت ہوئیں۔

حبیب بینک نے دورِ حاضر کے اقتصادی چیلنج کے پیش نظر اپنے تنظیمی ڈھانچے میں وسعت پیدا کی تاکہ سماجی اور اقتصادی ترقی کے مقاصد کی احسن طریقے سے تکمیل کی جاسکے اس امر کے مد نظر بینک نے اُن مقامات پر بھی اپنی شاخیں کھول دیں جہاں کی آبادی ۵۰۰۰ یا اس کے لگ بھگ تھی۔ بینک کی شاخوں میں سرعت سے اضافے کے نتیجے میں اب پاکستان بھر میں ان شاخوں کی تعداد ۸۴۳ ہے جبکہ یکم جنوری ۱۹۷۴ کو قومی تحویل میں آنے سے پہلے ان شاخوں کی تعداد ۷۴۹ تھی۔

حبیب بینک نے پاکستان کی بین الاقوامی تجارت کے سلسلے میں بھی اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ ملک کی برآمدات میں اضافہ کرنے اور درآمدات میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے اس کی بیرونی ممالک میں ۷۴ شاخیں ملائیشیا میں ایک مشترکہ منصوبہ، ہانگ کانگ میں ایک فنانس ہولڈنگ کمپنی اور انڈونیشیا، مصر، ایران اور اردن میں چار نمائندہ دفاتر سرگرم عمل ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر میں اس کے اٹھارہ سو سے زائد نمائندے متعین ہیں۔

بلا سود بینکاری کا نفاذ نہ صرف پاکستان میں بینکاری کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے سلسلے میں ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوا بلکہ یہ ایک ایسے نظام کی تخلیق اور اسے مرتب کرنے کے لئے بہت بڑا چیلنج بھی تھا جو ایک طرف تو قرآن اور سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہو اور دوسری طرف اس پر آسانی سے عمل درآمد بھی کیا جاسکے۔ حبیب بینک نے پاکستان بینکنگ کونسل کے زیرِ اہتمام نہ صرف ان کوششوں میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا بلکہ یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے بلا سود بینکاری کے آغاز کے بعد سے ان پر مستعدی کے ساتھ عمل بھی کیا اور اس سلسلے میں شاندار نتائج برآمد ہوئے۔ مثال کے طور پر نفع اور نقصان میں شراکت کے نظام کی بنیاد پر حبیب بینک میں جمع شدہ سرمائے کا فیصد تناسب سارے قومیاٹے گئے بینکوں کے مجموعی ڈیپازٹ کے ۳۸٪ تک پہنچ گیا۔ اسی طرح حبیب بینک نے حصول تعلیم کے لئے قرض حسنہ کی اسکیم میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ اسکیم پی بی سی کے زیرِ اہتمام تمام مثلاً نڈ بینکوں میں رائج کی گئی اور جس کا مقصد ایسے ممتاز صلاحیتوں کے حامل طلباء کو جن کی مالی حالت اطمینان بخش نہ ہو پاکستان میں اور بیرون ملک اعلیٰ تعلیم جاری رکھنے میں مدد دینے کے لئے بلا سود قرضوں کی منظوری دینا ہے۔

اس کے علاوہ ۱۹۸۰ء میں زکوٰۃ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد حبیب بینک نے زکوٰۃ کی کٹوتی کے طریقہ کار کو مرتب کرنے اور مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کے لئے حساب کتاب کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے سلسلے میں بھی نمایاں کردار انجام دیا ہے۔ اسی طرح مشارکہ سرمایہ کاری میں بھی حبیب بینک کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔

کھیلوں اور تفریحات کے شعبے میں بھی حبیب بینک نے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ بینک تمام قومی کھیلوں کی فراہمی کے ساتھ سرپرستی کر رہا ہے اور اس نے مختلف مراکز میں اسپورٹس کمپلیکس بھی قائم کر دیئے ہیں۔ اس ادارے کے بعض کھلاڑیوں نے کھیلوں میں کارہائے نمایاں انجام دے کر امتیازات حاصل کئے اور ملک کا نام روشن کیا ہے۔

چنانچہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حبیب بینک نے اپنے ۲۲ سالہ دور میں اپنے مفادات کو قومی تعلقوں اور امتوں سے مکمل طور پر وابستہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ نہ صرف پاکستان کی سماجی اور اقتصادی ترقی کی ایک روشن علامت ہے بلکہ اس کی تاریخ بھی پاکستان کی تاریخ کے مماثل ہے۔



مطبوعہ  
گولڈن بلاک ورکس لمیٹڈ  
کراچی پاکستان

